جناب مصنطر عباسی ایم۔اے ۔ مری

جدید زبانوں کے عربی ماخذ

مسلسل

اُ۔نافیہ :۔ دنیا کی بیشتر زبانوں کے حروف تہجی میں پہلا حرف الف۔ اَ۔ A ہے۔ یوں تو حروف تہجی بے معنیٰ ہوتے ہیں۔ مثلاً اردو میں پانی۔ فارسی میں آب انگریزی میں WATER اور اسپرانتو میں AKVO ہے، ان کلمات میں پ۔ ا۔ ن۔ ی۔ یا آ۔ ب۔ اور اسی طرح R-E-T-A-W اور V-K-A اور O میں سے کسی حرف کے کوئی معنیٰ نہیں، بلکہ ب۔ ا۔ ن۔ ی۔ کے مرکب کلمہ "پانی" کے معنی ہیں، یہی حال کلمہ "آب" کا ہے۔ آ اور ب کے معنیٰ نہیں بلکہ مرکب کے معنیٰ ہیں۔۔۔۔

جس طرح زبانوں اور کسی زبان کے کلمات میں سے ہر کلمہ کی مستقل تاریخ ہے۔ اسی طرح حروف تہجی میں سے ہر حرف کی بھی مستقل تاریخ ہے۔ یہ تاریخ نہایت دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔ اہل تحقیق کا خیال ہے کہ ہر حرف تہجی کے ایک خاص معنیٰ بھی ہیں۔ گو یہ معنیٰ کلمہ میں مستعمل نہیں۔ مثلاً عربی کے حروف تہجی میں "ع" ایک حرف ہے۔ اس کا نام "عین" ہے۔ اور "ع" کے معنیٰ "آنکھ" چشم یا EYE اور OKULO ہیں۔ پانی کے چشمہ کو بھی عربی میں "عین" کہتے ہیں، لیکن کلمہ "علم" میں "ع" کے الگ کوئی معنیٰ نہیں ہیں۔

حرف "ع" سے ایک دلچسپ بات یاد آئی۔ چاہتا ہوں اس دلچسپی میں آپ بھی شریک ہوں۔ عربی کے موجودہ رسم الخط میں کلمہ "مَعَ" یا "جامعہ" کی صورت ملاحظہ فرمائیں اس میں "ع" بالکل آنکھ کی طرح نظر آرہا ہے۔ گویا آنکھ کی تصویر ہے۔ عربی رسم الخط عبرانی سے ماخوذ تو نہیں، لیکن یہ حقیقت ہے کہ ایک زمانے میں یہ دونوں زبانیں ایک ہی رسم الخط میں لکھی جاتی رہی ہیں۔ عبرانی میں "ع" کی صورت "ﻻ" ہے۔ گویا عربی کے "ع" کا سرا اوپر کیطرف ہے۔ اور ذرا لاطینی یا رومی رسم الخط میں E پر نظر ڈالیں چھپائی کے موجودہ حروف سے قطع نظر کرکے لکھائی کے حروف میں دیکھیں تو E جو EYE کا پہلا حرف ہے۔

"ع" یعنی عربی کا "ع" نظر آتا ہے۔ اور یہی لکھائی کا "ع" چھپائی کے حروف میں کاٹ چھانٹ کے بعد E بن گیا ہے۔ یاد رہے کہ عبرانی میں بھی لا یعنی "ع" کی آواز (عین) کے معنیٰ آنکھ ہی کے ہیں۔

ہاں! تو بات یہ ہو رہی تھی، کہ حروف ہجی کے الگ الگ معنیٰ ممکن تو ہیں لیکن یہ معنیٰ مراد نہیں لئے جاتے۔ لیکن بعض حروف ایسے ہیں جو ایک طرف حروف تہجی کی حیثیت سے استعمال ہوتے ہیں اور دوسری طرف الگ بامعنیٰ کلمہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس طرح "ب" جو کلمہ "بعد" یا "باب" میں الگ کوئی معنوی حیثیت نہیں رکھتی لیکن "باللہ" اور "بسم اللہ" میں مستقل بامعنیٰ کلمہ ہے۔ یہی حال ہمارے زیر بحث حرف "اَ" یا "A" کا ہے۔ اس کے مختلف معانی مراد لئے گئے ہیں اور بطور حروف ہجی بھی مستعمل ہے۔ معانی کے اعتبار سے اَ یا A کی مختلف صورتیں ہیں ان میں سے ایک صورت نفی کے معنوں کی ہے۔

اردو میں "اَپھل" اس درخت کو کہتے ہیں جو "پھل" نہ دے۔ اسی طرح اَمر کے معنیٰ ہیں ہمیشہ زندہ رہنے والا جو مر نہ سکے "الگ" وہ جو دور یعنی "لگا" ہوا نہ ہو۔ یورپ والوں نے ATOM میں A کو نافیہ تسلیم کیا ہے جس کے معنیٰ ہیں "ناقابل تقسیم" TOM تقسیم ہونے والا اور ATOM تقسیم نہ ہونے والا یہ "اَ" یا A کبھی "ن" اور "N" کے ساتھ مل کر بھی نفی کے معنیٰ دیتا ہے۔ اردو میں "انجان" اور "انمٹ" اسکی مثالیں اور یورپ والوں کے ہاں اسکی مثال ANARCHY "انارکی" میں ملتی ہے۔ یہ لفظ یونانی زبان کے دو کلمات AN اور ARCHE سے مرکب ہے۔ AN کے معنیٰ ہیں بغیر نہیں، نا، یا نہ، اور ARCHE کے معنیٰ ہیں حکمران، بڑا، سردار عیسائیوں کے ہاں ARCHBISHOP کے معنیٰ ہیں بڑا پادری، پادریوں کا سردار، گویا ARCHE جس کا تلفظ کہیں "آرک" اور کہیں "آرچ" ہے۔ سردار کے معنیٰ دیتا ہے۔ اور شروع میں AN (اَن) کے آجانے سے ANARCHY کے معنیٰ ہوتے ایسی حالت جس میں کوئی سردار کوئی بڑا اور کوئی حکمران نہ ہو۔ مختصر یہ کہ اَن یا AN نافیہ ہے۔ "اِن انتم اِلا فی ضلال" میں اِن نافیہ ہے۔ یہی ان۔ AN کبھی قلب ہو کر "نا" بن جاتا ہے جس سے ہمارا کلمہ "نامکمل" اور "نادان" ہے۔ اور یوں بھی ہوتا ہے کہ اَ A حذف ہو کر صرف "ن" رہ جاتا ہے۔ جو "نکما" اور "نکھو" میں نظر آتا ہے۔

اہل یورپ نے جہاں A کے ساتھ "N" کا اضافہ کر کے نفی کا کلمہ بنایا ہے۔ وہاں A کے ساتھ "M" کا اضافہ کر کے بھی یہی مفہوم اخذ کیا ہے۔ پھر A نافیہ کو عربی کے اَ یا ہمزہ (ء) سے ماخوذ تصور کر کے "ملا" اور "نا" سے بھی یہی کام لیا ہے۔ UNFIT اور UNDO یا IMMATURE اور

IMMOBILE میں UN (اَن) اور IM (اِم) کے کلمات نافیہ ہیں۔

اَ یا A کی بحث طویل ہوگئی ہے۔ میرا ارادہ جس کلمہ کی طرف توجہ دلانے کا تھا وہ یورپ کی بہت سی زبانوں کا مشترک لفظ ABADON یا ABADDON ہے۔ اس کے معنیٰ دوزخ، جہنم، نیست و نابود اور ختم ہوجانے کے ہیں۔ اہلِ یورپ نے یہ لفظ عبرانی زبان کے کلمہ ABAD سے لیا ہے جو عربی کے لفظ "بَدَأَ" کے شروع میں A نافیہ لگاکر بنایا گیا ہے۔ خود عربوں کے ہاں بھی "اَبَدْ" موجود ہے۔ "بَدَاء" کے معنیٰ آغاز اور ابتداء کے ہیں۔ اور اَبَدْ کے معنیٰ انتہاء کے ہیں، ایسی انتہاء کہ جب کچھ نہ رہے یعنی عدمِ محض اور ظاہر ہے کہ عدمِ محض جس میں ختم اور عدم کا تصوّر اور مفہوم بھی معدوم ہوجائے اپنے اندر ایسے زمانے کا ایسا مفہوم رکھتا ہے، جو ہمیشہ یا دوام کے معنوں کے قریب ہے، ہم لوگ آئے دن ہمیشہ اور دائمی کا لفظ دیر تک اور مستقبل بعید اور بعید تر کے مفہوم میں استعمال کرتے ہیں۔ مختصر یہ کہ یورپ والوں کا ABADON عبرانی کے ABAD سے ماخوذ ہے، جس کا عربی ماخذ "بَدَأَ" اور اَبَدْ ہے۔ عبرانی میں اَبَدْ دوزخ کے معنوں میں مجازی طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اور ہمارے ہاں اَبَدْ دوزخ کی ایک صنعت ہے جو زمانے کی طوالت اور درازی کے معنوں میں استعارہ اور مجازی حیثیت میں استعمال ہوئی ہے۔

عبرانی والوں نے عربی کی تقلید میں اَبَدْ دوزخ کے لئے مجازی معنوں میں استعمال کیا ہے۔ لیکن یورپ والوں نے عبرانی کے تقدس کا احترام کرتے ہوئے اسے حقیقی معنوں سے نواز کر مستقل اپنا لیا ہے۔

بندن —— یورپ کی متعدد زبانوں میں ایک لفظ ABANDON ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں چھوڑ دینا، آزاد کر دینا۔ رخصت دینا، ڈھیل دینا وغیرہ فرانسیسی میں ABANDONNER کے شروع میں A نافیہ ہے۔ اور باقی لفظ BANDON وہی ہے جو فارسی میں بندن اور بندیدن مصدر کی صورت میں ملتا ہے۔ اردو اور ہندی والوں نے اس سے باندھنا وضع کیا ہے۔ اور پھر بند اور بندی خانہ اور بندہ اور بندگی وغیرہ قسم کے کلمات تراشے ہیں، گویا اصل کلمہ وہی "بند" ہے جس کے شروع میں اہلِ یورپ نے A نافیہ لگاکر اَبَنْدْ یعنی ABAND بنالیا ہے۔ اور پھر اسے جرمن زبان میں مصدر کی علامت ON اور فرانسیسی میں مصدر کی علامت ER سے مزین کرکے اپنا لیا ہے۔ بندن یا BANDON کے معنیٰ باندھنے اور قید کرنے قابو میں رکھنے اور غلام بنانے کے ہیں۔ اور A نافیہ لگاکر ABANDON کے معنیٰ آزاد کرنے، چھوڑ دینے اور بے لگام کر دینے کے ہیں۔

اہلِ یورپ کی اپنی تحقیق کے مطابق اس کلمے کا ماخذ ڈچ اور ڈینش زبان کا کلمہ BAN ہے۔ جو

انگریزی میں ممنوع اور ناجائز کے لئے مستعمل ہے، جو واقعی بند اور پابند یا پابندی میں منع اور ممنوع کا مفہوم ہی اصل معنیٰ ہے۔ انگریزی کا ایک اور لفظ BANISH جس کے معنیٰ شہر بدر کرنے کے ہیں اور جو فرانسیسی میں BANNIR قدیم لاطینی میں BANNIRE اور قدیم جرمن زبان میں BANNAN ہے۔ اس کا ماخذ بھی یہی BAN ہے، جو عربی میں بَان، بَوَن اور بَین تینوں صورتوں میں ملتا ہے۔ اور لغت اضداد سے ہونے کے باعث اس کے معنیٰ جہاں الگ کرنے اور چھوڑنے کے ہیں وہ قریب کرنے، پکڑنے اور بند کرنے کے بھی ہیں۔ عربی میں بَنّ کے معنیٰ ہیں بکری وغیرہ کو باندھ کر رکھنا۔

نیز عربی میں "اَبانَ" کے معنیٰ ہیں۔ کاٹنا، جدا کرنا، وہی جو یورپ والوں نے BAN کے ماخذ کے شروع میں A نافیہ لگا کر ABAN بنایا ہے۔ اور جس کی موجودہ صورت ABANDON وغیرہ کی ہے۔

انگریزی کا کلمہ BAND جماعت بندی، گروہ جو جرمن میں BAND اور فرانسیسی میں BANDE ہے۔ اور BANDAGE جس کے معنیٰ پٹی باندھنے کے ہیں۔ اور اسی طرح BIND اور BOUND اور BOUNDARY وغیرہ سب اسی ماخذ سے لئے گئے ہیں۔ جس سے عربوں نے بکری باندھنے کیلئے بَنّ اور کاٹ کر جدا کرنے کے لئے اَبَانَ بنایا ہے، یعنی بَان، بَوَن اور بَین جو لغت اضداد سے ہے۔ اسپرانتو BANDO (باندو) کے معنیٰ جماعت BANDAĜO (باندا جو) کے معنیٰ ہیں پٹی اور BANDEROLO (باندے رولو) کے معنیٰ ہیں کتابیں یا پارسل وغیرہ باندھنے کا کاغذ۔ یہ سب کلمات بھی عربی کے بَان سے ماخوذ ہیں۔ یاد رہے کہ عربی میں اَبان جس کے معنیٰ کاٹ کر الگ کرنے کے ہیں اس کے شروع میں اَ اہل یورپ کی تقلید میں نافیہ نہیں بلکہ متعدی ہونے کی علامت چونکہ "بَان" لغت اضداد سے ہے۔ اس لئے اَبان کے معنیٰ کاٹ کر الگ کرنے اور جوڑ کر ملا لینے کے دونوں طرح درست ہیں۔ اِبَانۃً مصدر ہے۔

جب کسی کلمہ کی تحقیق کے سلسلہ میں ہم اسپرانتو کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے ہمارا مقصد یہ ظاہر کرنا ہوتا ہے۔ کہ جدید زبانوں اور خاص کر یورپ میں رائج زبانوں میں یہ لفظ نسبتاً کسی دوسرے لفظ کے زیادہ مشہور ہے، اس لئے کہ اسپرانتو زبان لاطینی زبان کے ماخذوں کی اساس پر مرتب کی گئی ہے۔ اور اس کے ماخذ یورپ کی بیشتر زبانوں کے مشترک ماخذ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ارادہ ـــــ ارادہ، قصد اور نشانہ لگانا وغیرہ معنوں کے لئے انگریزی میں AIM (ایم) کا لفظ ہے۔ اس کے ماخذ کی تلاش میں اہل یورپ نے بہت کوشش کی اور ہر طرف سے مایوس ہو کر لاطینی زبان کے کلمہ ESTIMARE کو اس (AIM) کا ماخذ قرار دیدیا ہے۔ اور AIM اور ESTIMATE یعنی اندازہ لگانا دونوں کو ہم ماخذ قرار دیا ہے۔ افسوس کہ یہ لوگ عربی کے کلمہ "اَمّ" پر نظر نہ ڈال سکے۔ جو صورتاً اور

معنیً دونوں اعتبار سے انگریزی کے AIM کا ماخذ ہے، باقی رہا ESTIMATE جو ESTEEM کی ایک صورت ہے، اس کے شروع میں EST سابقہ ہے۔ جو فارسی کے است یعنی "ہے" کے معنیٰ دیتا ہے۔ اور یورپ میں بہت سی زبانوں میں EST اور ISTUS اور انگریزی میں IS کی صورت میں ملتا ہے۔ اسپرانتو میں ESTI مصدر ہے۔ یعنی ہونا، شدن، اس سابقہ کو حذف کر دیں تو ESTIMATE اور ESTEEM میں IM اور EEM ہی رہ جاتا ہے۔ جو عربی کا "اَمّ" ہے۔

نرم —— لاطینی زبان میں ایک لفظ BASSUS ہے جس سے انگریزی کا لفظ BASE ماخوذ ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں نرمی۔ نیچے۔ فرانسیسی میں BASE جدید لاطینی میں BASIS اور یونانی میں BASIS نیز انگریزی میں ABASE جس کی ایک صورت ABASING اور ABASEMENT ہے۔ جس کے معنیٰ تذلیل اور نیچا دکھانے کے ہیں یہ سب اسی لاطینی مادے BASSUS سے ماخوذ ہیں جو عربی میں بسٌّ، بَسَّ اور بسوسٌ کی صورت میں ملتا ہے۔ بَسّ کے معنیٰ ہیں دم دلاسا دیکر اور نرمی کر کے کسی کو خاص کر جانور کو اپنی طرف مائل اور راغب کرنا چونکہ BASE اور اس کے ساتھی کلمات میں پستی عاجزی اور نیچے کا مفہوم قدر مشترک کی حیثیت سے پایا جاتا ہے۔ اس لئے مجازی طور پر یہ لفظ بنیاد اور اساس کے معنوں میں بھی مستعمل ہے، جس سے انگریزی کا کلمہ BASIC ماخوذ ہے۔

اہلِ یورپ کی تحقیق کے مطابق ABASE میں A زائد ہے۔ اصل لفظ BSSUS ہے، لیکن بجائے A کو زائد تصور کرنے کے AB کو زائد تصور کریں تو لاطینی میں ASSUS باقی رہ جاتا ہے جو عربی کے کلمہ اَساس اور اُسّ کی ہو بہو نقل ہے۔

یورپی زبانوں میں جس طرح اکیلا "A" سابقہ ہے۔ اور اسی طرح "AB" بھی سابقہ ہے دونوں سابقے بھی A اور "AB" نفی کے معنیٰ بھی دیتے ہیں۔ ABARTICULATION انگریزی لغت کا ایک کلمہ ہے، جس کے معنیٰ ہیں گرہ، جوڑ، گانٹھ، ایسی گانٹھ یا جوڑ جو پکا ہو، ہل نہ سکے۔ اہلِ یورپ کی تحقیق کے مطابق اسی لفظ میں AB سابقہ ہے، جو اصل مادے پر زائد کیا گیا ہے۔ اصل کلمہ لاطینی میں ARTICULUS ہے جو انگریزی ARTICULATE اس کے معنیٰ وہی جوڑ اور گرہ یا گانٹھ کے ہیں۔ اس ARTICULUS اور ARTICULATE میں A کے بعد RTIC صاف عربی ماخذ یعنی "رَتق" نظر آرہا ہے جس کے معنیٰ جوڑ، گرہ اور باندھنے یا جوڑنے کے ہیں۔ عربی لغت میں رَتق کو فَتق کی ضد اور مقابل ٹھہرایا گیا ہے پہلے کے معنیٰ ہیں بند کرنا اور دوسرے کے معنیٰ ہیں چیرنا، کاٹنا الگ الگ کرنا اردو اور فارسی مرکب بست وکشاد عربی میں رَتق فتق ہے۔ "الفاتق الراتق" کے معنیٰ

ہیں کھولنے اور باندھنے والا یعنی صاحب اختیار، حکمران، سردار اور سربراہ مملکت وغیرہ۔ بات اپنی حدود سے تجاوز کر گئی ہے۔ مختصر یہ کہ ہمارے زیر بحث کلمہ ABASE کا ماخذ لاطینی میں BASSUS ہے۔ اوّل الذکر میں AB اور مؤخر الذکر میں A زائد ہے، اصل کلمہ ASE یا ASSUS ہے جو عربی میں اساس اَسَّسَ اور اَسّ کی صورت میں موجود ہے۔ اور دوسرا کلمہ جو دوران گفتگو زیر بحث آگیا ہے ABARTICULATION ہے جس کے شروع میں AB سابقہ اور اس کے بعد والا A زائد ہے، باقی RTIC وہی عربی کا "رتق" ہے۔ کلمہ کے آخر LATION کے لاحقہ ہونے میں تو کسی کو کلام کی گنجائش ہی نہیں۔

شرمندگی ــــ A نافیہ کی ایک اور مثال یورپ والوں کے کلمہ ABASH میں ملتی ہے۔ انگریزی میں ABASH کے معنیٰ ہیں شرمندہ ہونا اور ABASHMENT کا مفہوم ہے شرمندگی اس کا ماخذ BAH ہے جس کے معنیٰ ہیں واہ واہ۔ گویا کلمۂ تحسین ہے۔ عربی میں اسکی صورت بَخّ ہے۔ اور اسی عربی کے بَخّ سے ماخوذ کلمہ BAH کے شروع میں A نافیہ لگا کر تحسین اور پسندیدگی کا الٹ اور ضد یعنی شرمندگی اور ناپسندیدگی کا مفہوم پیدا کر لیا گیا ہے۔

کم کرنا ــــ ABATE کے معنیٰ ہیں کم کرنا، گھٹانا، فرانسیسی میں یہ لفظ ABATTRE ہے جس کا لاطینی ماخذ BATERE اور BATUERE ہے، گویا انگریزی اور فرانسیسی میں اصل مادے پر A زائد کیا گیا ہے۔ عربی کا کلمہ اَبْتَرَ بمعنی دم کٹا مشتق ہے۔ بَتَرَ کے معنیٰ دم کٹا ہوا کر دینا۔ کاٹنا۔ کم کرنا، ناتمام کرنا وغیرہ۔ ایک دوسرا لفظ عربی میں بَطِرَ اس کے معنیٰ ہیں دوسرے کو کم سمجھ کر اپنے آپ کو بڑا خیال کرنا، تکبر وہی جس میں دوسرے کی حقارت اور تخفیف ہوتی ہے۔

ر = ل ــــ ہماری سابقہ معروضات میں یہ بات آچکی ہے کہ زبانوں میں جو اول بدل اور تبدیلی ہوتی ہے، اس کے مطابق "ر" اور "ل" یا R اور L ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہے کہ "بتر" (ب ت ر) کے معنیٰ ہیں کاٹنا۔ اس میں "ر" کو "ل" سے بدل دیا جائے تو "بتل" بن جائے گا۔ اور اس کا مفہوم بھی وہی کم کرنا اور کاٹنا ہے۔ دوسری طرف بطر (ب۔ ط۔ ر) کے معنیٰ ہیں۔ تکبر اور بڑائی ظاہر کرنا تو "ر" کو "ل" سے بدل دیں تو "بطل" کی صورت حاصل ہوتی ہے، جو بہادری کے معنیٰ کی حامل ہے۔

اختصار ــــ اختصار عربی لفظ ہے۔ اہل یورپ کے ہاں ایک لفظ ABBREVIATE ہے۔ جس کے معنیٰ اختصار اور کمی کے ہیں۔ اس کے شروع میں AB زائد تسلیم کیا گیا ہے۔ گویا اصل کلمہ BREVIATE ہے۔ یورپ کی مختلف زبانوں میں B، V، اور F ہم آواز حروف ہیں۔ اس طرح

BREV نے BRIEF کی صورت اختیار کر لی گویا BRIEF جو عام جانا پہچانا انگریزی کا کلمہ ہے۔ اور جس کے معنیٰ "مختصر" کے ہیں۔ اس میں F (ف) اصل حرف نہیں بلکہ کسی دوسرے حرف کی بدلی ہوئی صورت ہے۔ اہل یورپ کی تحقیق کے مطابق ABBREVIATE اور BRIEF کا ماخذ BRIDGE ہے۔ غالباً BRIDGE (پُل) اور BRIEF (مختصر) میں وجہ اشتراک یہ ہے کہ BRIDGE (پل) راستے کو مختصر کر دیتا ہے۔ اگر دریا، نالے وغیرہ پر پُل نہ ہو تو ظاہر ہے۔ مسافر کو دور دراز کا چکر کاٹ کر پار جانا پڑے گا۔

بہرحال BRIEF اور BRIDGE میں وجہ اشتراک کچھ بھی ہو اہل یورپ نے دونوں کو ہم ماخذ قرار دیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ BRIDGE (پل) جس کا تلفظ "برج" (BRIJ) اور جو قدیم انگریزی میں BRIG ڈینش (ڈنمارک کی زبان) میں BRYGGE جرمن میں BRÜCKE اور ہالینڈ والوں کی زبان ڈچ میں BRUG ہے۔ اس کا عربی ماخذ "بُرج" ہے۔ جو پلوں کے آر پار پُلوں کی حفاظت اور مسافروں کی چیکنگ (تفتیش) کے لئے آج بھی نظر آرہے ہیں۔

دور دراز ـــــ ایک لفظ ABROAD ہے اس کے معنیٰ ہیں دور دراز، غیر ملک، پردیس وغیرہ۔ اس لفظ کے شروع میں A زائد ہے۔ اصل لفظ BROAD جس کے معنیٰ ہیں کشادہ، چوڑا، وسیع، صاف، انیگلوساکسن میں یہ لفظ BRAD ہے۔ ڈچ میں BREED اور ڈینش میں BRED نیز جرمن میں BREIT ہے۔ ریڈیو اسٹیشن سے کسی پروگرام کے نشر کئے جانے کو BROADCAST کہتے ہیں۔ یہ لفظ BROAD اور CAST سے مرکب ہے۔ CAST کہتے ہیں کھیت میں بیج بکھیرنے کو اور مرکب کے معنیٰ ہوئے دور دراز تک بکھیرنا۔ یعنی نشر کرنا۔ اہل یورپ نے نہایت سادگی سے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔ کہ انہیں BROAD کے ماخذ کا علم نہیں۔

عربی میں بَرَد، ابراد، بردد اور برید کے کلمات ملتے ہیں یہ سب بَرَد سے ماخوذ اور مشتق ہیں، برید قاصد اور فاصلے ہر دو کے لئے مستعمل ہے۔ کچھ لوگوں نے برید ڈاک یا قاصد کو فارسی کے مصدر بریدن (کاٹنا) سے ماخوذ قرار دیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ڈاک لے جانے والے گھوڑوں کے دم کاٹ دئے جاتے تھے۔ اس لئے برید جو اصل میں دم بریدہ ہے، ڈاک لے جانے والے گھوڑے اور مجازاً ڈاک یا قاصد کے لئے استعمال کیا جانے لگا ہے۔ امر واقع یہ ہے کہ ڈاک کے گھوڑوں کی دم کاٹنے کا رواج عہدِ رسالت کے بہت بعد کا واقعہ ہے۔ اور برید بمعنی قاصد اور فاصلہ حدیث میں مذکور ہے۔ حاصلِ کلام یہ ہے کہ بُرد سے ماخوذ بُرید اور برود عربی میں قاصد اور فاصلے کے معنوں میں آیا

ہے۔ ابراد کے معنیٰ ہیں قاصد بھیجنا اور ظاہر ہے، قاصد دور، فاصلے اور غیر ملک یا علاقے میں بھیجا جاتا ہے۔ اور اسی نسبت سے اہل یورپ نے BROAD اور ABROAD وغیرہ کلمات سے بعد مسافت، فاصلہ، وسعت اور غیر ملک مراد لیا ہے۔

راستہ ـــــ انگریزی میں ROAD جو BROAD کا ایک حصّہ ہے، سڑک اور راستہ کے معنیٰ دیتا ہے۔ فرانسیسی میں ROUTE کے معنیٰ راستہ اور سڑک کے ہیں، انگریزی میں بھی فرانسیسی کا لفظ ROUT راستے ہی کے معنیٰ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ROOT انگریزی میں جڑ، راستہ اور تلاش اور خاص کر خوراک کی تلاش کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اسی طرح ROUTINE یعنی طور، طریقہ، دستور بھی انگریزی کا کلمہ فرانسیسی کے ROUTE ہی کا ہم ماخذ ہے۔ فارسی میں پانی کے راستے کو "رود" کہتے ہیں۔ "رودخانہ" کے معنیٰ ہیں۔ دریا ROUT ہسپانوی میں RUTA اور پرتگالی میں ROTA -

ROAD اور ROUT سے ظاہر ہے کہ D (د) اور T (ت) ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔ اور اسکی اور بیشمار مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جن میں D- T اور TH (د۔ت۔تھ) ایک دوسرے کی جگہ آتے ہیں۔

اہل یورپ نے ان کلمات کے ماخذ کی تلاش میں RIDE یعنی سوار ہونا اور پھر RAID یعنی حملہ کرنا، جو عام طور پر سوار ہو کر کیا جاتا ہے، ان سب کو ایک دوسرے سے وابستہ قرار دیا ہے۔ لیکن کسی ایک کو ماخذ اور ROOT قرار نہیں دے سکے۔ ہمارا خیال ہے کہ عربی کا کلمہ رَوْد جس کے معنیٰ تلاش اور آمد و رفت کے ہیں۔ ان تمام کلمات کا ماخذ ہے عربی انگریزی لغت میں رَادَ، رودًا و رِیَادًا کے معنیٰ ہیں TO SEARCH FOR FOOD (خوراک تلاش کرنا) اور یہی معنیٰ ROOT کے ذیل میں انگریزی لغت میں درج ہیں ـــ اور اہل یورپ کا یہ خیال کہ حملہ گھوڑے پر سوار ہو کر کیا جاتا تھا، اس لئے RAID کا ماخذ RIDE ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ خواہ مخواہ دور کی کوڑی لانے کی کوشش ہے۔ ورنہ یہ بات زیادہ قرین قیاس ہے۔ کہ یورپ کے وحشی قبائل ROOT یعنی خوراک کی تلاش میں RAID یعنی حملہ کیا کرتے تھے، اور یہ ثانوی بات ہے کہ حملہ اکثر سوار ہو کر کیا کرتے تھے۔ ویسے سواری کے دونوں جانور یعنی گھوڑا اور اونٹ عرب سے یورپ گئے ہیں۔ اور جس زمانے میں یورپ کا وحشی بندر نما انسان خوراک کی تلاش میں مارا مارا پھرا کرتا تھا، اور اپنے ہم جنس اور بھائیوں پر حملے کیا کرتا تھا۔ اس زمانے میں سواری کے جانور اہل یورپ کی دسترس میں نہ تھے۔ بات یوں ہے کہ جن عربوں نے راد اور "رود" کے کلمات یورپ کو ROAD - ROUT - ROOT اور RAID کی صورت میں دئیے ہیں انہی عربوں نے RIDE (سوار ہونے) کیلئے انہیں اونٹ اور گھوڑے مہیا کئے ہیں۔

ایبٹ ــــ ABBOT (ایبٹ) انگریزی میں صدر راہب کے معنوں میں مستعمل ہے اسکی تانیث ABBESS یہ لفظ یورپ میں ABBAT - ABBAS - ABBATIS اور ABBA کی صورت میں ملتا ہے۔ ABBEY خانقاہ کے لئے مستعمل ہے جہاں راہب لوگ رہتے ہیں۔ یورپ والوں نے یہ اور اس کے ساتھی کلمات لاطینی سے لئے ہیں۔ اور لاطینی میں عبرانی کے "ابوت" سے ماخوذ ہیں۔ عبرانی زبان میں عربی کا لفظ "اَبؔ" والد، باپ، بزرگ، امام، مذہبی پیشوا، مالک، بادشاہ اور خدا کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

اَبؔ عبرانی میں مذکر ہے اور عام قاعدے کے مطابق اسکی جمع "ابیم" آنی چاہئے تھی، لیکن یہ لفظ (اَبؔ) ان خاص کلمات میں سے ایک ہے، جو مذکر ہونے کے باوجود جمع کی صورت میں ان کے آخر "وت" جو جمع مؤنث کی علامت ہے، استعمال ہوتی ہے۔ گویا عربی کا لفظ اَبؔ۔ عبرانی میں جاکر جمع کی صورت میں مؤنث بن گیا ہے۔ اس طرح عبرانی کے "ابوت" کے عربی معنیٰ ہیں "آباء" عبرانی میں واحد کے لئے احتراماً جمع کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے، یعنی "اَبؔ" (باپ) کا احترام یہ ہے کہ اسے جمع "ابوت" استعمال کیا جائے اور یہی "ابوت" یورپ کے ہاں ABBOT ہے، جو تحریر "اَبوٹ" اور تلفظ میں "ایبٹ" یا "ایبت" ہے۔

یوں تو عبرانی میں عربی کی طرح اَبؔ (باپ) کی تانیث "اُمؔ" (ماں) آتی ہے۔ لیکن جب "اَبؔ" بمعنی والد نہیں بلکہ صدر، پیشوا یا بادشاہ کے ہوں تو پھر اسکی تانیث "اُمؔ" نہیں آتی، یہی وجہ ہے، کہ اہل یورپ نے ABBOT کی مؤنث ABBESS بنائی ہے۔ ESS یورپ کی زبانوں میں لاحقہ ہے جو مذکر کے آخر آکر لفظ کو مؤنث بنا دیتا ہے۔ جیسے MISTRESS اور GODDESS کے آخر ESS تانیث کے لئے ہے۔ مختصر یہ کہ اہل یورپ نے عبرانی کے "اَبؔ" اور "ابوت" سے ABBOT تو لے لیا ہے، لیکن اسکی تانیث اپنے قاعدے کے مطابق ESS لگاکر بنائی ہے ــــ یاد رہے کہ یورپ کے یہودی اور عیسائی باپ بیٹا اور ماں یا بیٹی کے کلمات صرف خونی رشتہ کے لئے ہیں۔ بلکہ روحانی رشتوں کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ وہ خدا کو باپ اور اسکے نیک بندوں کو بیٹے اور بیٹیاں کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ گویا عربی میں اَبؔ اور رَبؔ دو کلمے ہیں اور عبرانی والے "اَبؔ" ہی سے "رَبؔ" کا مفہوم بھی لیتے ہیں ــــ ہمارے ہاں بھی رَبؔ خدا کے علاوہ دوسرے معنوں میں بھی آتا ہے۔ مگر اضافت کیساتھ مطلق رَبؔ تو خدا ہی ہے۔ البتہ رَبؔ البیت یا ارباب حکومت وسیاست وغیرہ میں رَبؔ خدا کے معنوں میں نہیں۔ مسلمان توحید میں احتیاط کو ملحوظ رکھ کر خدا کو احتراماً بھی جمع کے صیغے سے مخاطب نہیں کرتے نیز خدا کو باپ یا اس کے بندوں کو بیٹے وغیرہ کے کلمات سے پکارنا اسلام کے لسانی مزاج کے خلاف ہے۔

ــــ